Fikr-o-Nasar (Islamabad) 14:1 (1976)

اس جگہ مؤلف نے ان کو ایک بلند پایہ قادر الکلام شاعر بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے خیال میں خواجہ صاحب ایک عظیم مفکر ہونے کے علاوہ صاحبِ طرز مصنف اور خوش گو شاعر بھی تھے۔ اور اس میں قابلِ اعتراض بات بھی نہیں ہے چونکہ "شاعری جزویست از پیغمبری"۔ اس کے ضمن میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ رائج الوقت "دیوانِ معین" جو بعض محققین کی رائے میں ملا معین کاشفی کی غزلیات کا مجموعہ ہے اصل میں خواجہ صاحب ہی کی فکری تحقیق ہے اور یاروں نے اسے ملا معین کاشفی سے منسوب کر دیا ہے۔ یہ بیان اور مؤلف کے بعض دوسرے بیان مزید تحقیق کے محتاج ہیں اور بعض باتیں جو خواجہ صاحب کی طرف انہوں نے منسوب کی ہیں وہ بھی محلِ نظر ہیں۔

یہ کتاب اصل میں انھوں نے محققین کے لیے نہیں بلکہ عام پڑھے لکھے لوگوں کے لیے لکھی ہے اس کے ذریعے وہ خواجہ کی تعلیمات کو عام کرنا لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہی بات جہاں اس کتاب کی تعریف میں کہی جا سکتی ہے وہاں اس کا ایک نقص بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ مؤلف کا اندازِ بیاں سادہ آسان دلکش اور اکثر عام فہم ہے۔

(سید علی رضا نقوی)

عاشقِ رسول ؐ

مرکزی مجلسِ رضا لاہور کا شائع کردہ مختصر کتابچہ "عاشقِ رسول" پروفیسر محمد مسعود احمد پی۔ ایچ۔ ڈی کی ایک اچھی کوشش ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی برصغیر پاک و ہند کی معروف شخصیت ہیں۔ ان کا علمی مرتبہ اپنی جگہ مسلّمہ ہے مگر بحیثیت عاشقِ رسول ان کے بلند مقام کو کئی نامور ہستیوں نے تسلیم کیا ہے۔ پروفیسر محمد مسعود نے اس کتابچے میں اپنے مخصوص انداز میں اعلیٰحضرت کے عشقِ رسالت ؐ پر تبصرہ کرتے ہوئے ان نامور ہستیوں کے خیالات کو قلمبند کر دیا ہے جنہوں نے موقعہ بہ موقعہ اعلیٰحضرت کی ممتاز حیثیت کا اعتراف کیا ہے ان میں مذہبی امور و اقلیتوں اور بیرونِ ملک پاکستانی امور کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی کا بھی شامل ہیں جنہوں نے اعلیٰحضرت کو نعت گوئی کا امام قرار دیا ہے۔ اس فہرست میں ڈاکٹر فرمان فتحپوری، ڈاکٹر سید عبداللہ، پروفیسر افتخار اعظمی، نیاز فتحپوری، حافظ بشیر احمد غازی آبادی، ماہر القادری، میاں محمد شفیع، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ، علامہ سید محمد محدث اور مقبول جہانگیر کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ کتابچے کے مطالعے سے ایک بات ضرور ذہن میں کھٹکتی ہے کہ نعت گوئی کے اس امام کے جذبۂ عشقِ رسول پر ایک مختصر کتابچہ اس کے شایانِ شان نہیں۔ ضرورت ہے کہ اس موضوع پر اچھی خاصی کتاب لکھی جائے۔

(جمال حق محمد)